سوال

میں ایک بہت ہی فاضل شخص سے محبت کرنے لگی ہوں لیکن اس کے گھر والے مجھے پسند نہیں کرتے ،جس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں اورمیری ایک بچی بھی ہے ، اوردوسرا اسبب یہ ہے کہ میں نے انہیں پہلے ایک بہت ہی بڑے جھوٹ سے دھوکہ دیا ہے ، لیکن -اللہ کی قسم- میں اب اس جھوٹ کا کفارہ دے چکی ہوں ۔ اوراللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ مجھے معاف فرمائے اوروہ بھی مجھے معاف کردیں ، میں الحمدللہ پہلے سے بھی زیادہ دین پر عمل پیرا ہوں اورپردہ بھی کرنا شروع کردیا ہے اورقرآن مجید بھی حفظ کرلیا ہے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ : کیا اس کے گھروالوں کی رضامندی کے بغیر ہماری شادی صحیح ہوگی ، اورکیا اس کا مجھ سے شادی کرنا والدین کی نافرمانی شمار ہوگا ؟ باوجود اس کے کہ ہم دونوں بہت محبت کرتے ہیں ، اورمیں اعتراف کرتی ہوں کہ الحمدللہ اس نے مجھے بہت زیادہ تبدیل کردیا ہے اورمجھے زیادہ دین پرچلنے والی بنا دیا ہے ۔ اورکیا میں ولی کے بغیر شادی کرسکتی ہوں ، کیونکہ میرے والد صاحب کا اصرار ہے کہ اس کے گھر والے راضی ہوں توپھر یہ شادی ہوسکتی ہے ، یا پھر وہ انکار کرتے ہیں کیونکہ اس شخص کے گھر والے بھی اس شادی سے انکاری ہیں ، آپ کو علم ہونا چاہیے کہ والد صاحب نے مجھے چھوڑرکھا ہے اورکبھی کبھار میرا پتہ لینے آتے ہیں ۔ اللہ تعالی اس شخص کو جزائے خیر عطا کرے وہی میرا اورمیری بیٹی کا خیال کرتا ہے ، اورہمیں مکمل محبت اوراماں سے نوازتا ہے ، اورمیری یتیم بیٹی کو بھی والد جیسا پیار مہیا کرتا ہے ، وہ اس سے وہ سلوک کرتا ہے جو اس کے گھر والوں نے بھی نہیں کیا ۔ محترم مولانا صاحب میں اورمیری بیٹی بہت ہی زیادہ محبت ورعایت کے محتاج ہیں ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کچھ معلومات فراہم کریں ، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے آپ کا سوال کئی ایک امور پر مشتمل ہے ، کچھ تو تنبیہ کے محتاج ہیں اورکچھ کے متعلق سوال ہے :

سوال میں شادی کے متعلق والد کی موافقت اور رضامندی کے بارہ میں پوچھا گیا ہے ، کہ آپ کے والد کی رضامندی ضروری ہے کہ نہیں ؟

اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ نے عقد نکاح صحیح ہونے کے لیے عورت کے ولی کی شرط لگائی ہے جس کے بہت سے دلائل قرآن وسنت میں ملتے ہیں جن میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ بھی فرمان ہے :

(ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (235/6) میں صحیح کہا ہے ۔

عقد نکاح میں اللہ تعالی نے جو شرط لگائی اورمشروع کی ہے اس میں بہت ہی بڑی حکمت ہے ، جس میں یہ ہے کہ مردوں میں اصل چیز یہ ہے کہ وہ عقل کے اعتبار سے کامل ہیں اور مصلحتوں کو زیادہ جاننے والے ہیں ، اورمردوں کے حالات کا بھی انہیں زیادہ علم ہے کہ عورت کو کونسا مرد مناسب رہے گا ، اورانہیں یہ فیصلہ کرنے میں زیادہ قدرت ہے ۔

اورخاص کرجب عورت اپنے جذبات کے قابو میں آجاتی ہے ، ، اورفرض کریں کہ اگر ولی میں عیب ہوجس کی بنا پر وہ ولی نہ بن سکتا ہو اوراپنی ولایت میں بسنے والی عورت کے معاملات نہ چلاسکتا ہو یا پھر وہ بغیر کسی شرعی عذر کے کسی مناسب رشتہ سے عورت کا نکاح نہ کرنے دیتا ہو تو اس حالت میں ولایت اس کے بعد والے شخص میں منتقل ہوجائے گی مثلا والد سے دادا میں منتقل ہوجائے گی ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (7193) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اور رہا مسئلہ اس شخص کے گھر والوں کی رضامندی و موافقت کا تو اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ شادی کے صحیح ہونے میں ان کی رضامندی شرط نہیں کیونکہ مرد خود ہی اپنے آپ کا ولی ہے تو اس کے لیے اپنی شادی کرنے میں کسی کی موافقت کی کوئی ضرورت نہیں ، اور نہ ہی مرد کے گھر والوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بغیر کسی شرعی سبب سے اسے شادی سے روکیں ۔

لیکن لڑکے کو والدین کی رضامندی کا خیال کرنا چاہیے کیونکہ یہ ان سے حسن سلوک ہے اور ایسا کرنا بہتر اور اچھا ایک مستحسن امر ہے ، اور اس رضامندی کے حصول کے لیے اس کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے سامنے مافی الضمیر کا اظہار کر کے پہنچا جاسکتا ہے جس سے وہ راضی ہوجائیں اور اس کی اختیار کردہ لڑکی سے شادی پر رضامندی کا اظہار کردیں ۔

اور اس میں اللہ تعالی سے دعا اور والدین کے ساتھ احسن انداز میں بات چیت اور مطمئن کرنے کے لیے کسی اچھے اسلوب اور طریقے کو استعمال کرنا چاہیے اور مدد لینی چاہیے ، اور اس میں نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے ۔

اے سوال کرنے والی ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے اور ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ، اور پھر آپ کو کتاب اللہ کے حفظ کی بھی سعادت دی ہے ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اس پر عمل پیرا ہونے والا بنائے ۔

ہم اپنی سوال کرنے والی عزیز بہن کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جو سوال میں یہ ذکر کیا ہے کہ بہت ہی شدید قسم کی محبت ہوچکی ہے ، اور ہم بہت محبت کرنے لگے ہیں ، اور آپ کا یہ کہنا کہ وہ ہمیں ہر قسم کی محبت دیتا ہے ، اور یہ بھی سوال میں ہے کہ میں اور میری بیٹی اس کی محبت کے بہت محتاج ہیں ۔

اس کے بارہ میں ہم کہیں گے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسے اسباب سے بچا کر رکھے جو اس کے دل کو کسی ایسے شخص سے معلق کردے جو اس کا خاوند نہیں ، ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انسان میں محبت ایک ضروری چیز ہے ، جس میں انسان کو کوئی اختیار نہیں ۔

لیکن کچھ ایسے امور اور اسباب پائے جاتے ہیں جن کے کرنے سے یہ محبت زیادہ ہوتی ہے ، اور اسی چیز سے روکا گیا ہے ، اور اس کی مثال مرد و عورت کے مابین بات چیت کرنا جس کی بنا پر ایک دوسرے کے جذبات ابھرتے ہیں اور اسی طرح بار بار ایک دوسرے سے ملنا اور ملاقاتیں کرنا بھی ایک سبب ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے :

(تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو) صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172) ۔

اس جیسے امور اس لیے حرام ہیں کہ اس سے پیدا ہونے والے غلط کاموں کا سدباب کیا جاسکے ، اور اس کی حکمت یہ ہے کہ کہیں عورت کا اس سے دل معلق نہ ہوجائے جس کے ساتھ اس کی شادی نہیں ہوسکتی ، اور اگر دل معلق ہونے کے بعد ان کی آپس میں شادی نہ ہو تو طرفین عذاب کا شکار ہوں گے ۔

جیسا کہ زمانہ قدیم اور موجودہ دور میں محبت کرنے والوں کی حالت ہوتی رہی ہے ، اور اس وجہ سے وہ اللہ تعالی کی محبت اور اس کی اطاعت سے غافل ہوجائیں گے ، اس تعلق کے نقصانات میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتابوں " الداء والدواء " اور اغاثۃ اللھفان " میں پر سیر حاصل کلام کی ہے ، بہتر ہے کہ آپ اس کو پڑھیں ، اور مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (9465) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے آپ کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو آپ اپنے اس ظاہری اور کپڑے والے پردے کو دل کے پردے سے مکمل کریں وہ اس طرح کہ آپ اس شخص سے حالیہ تعلقات کو دیکھیں اور اس سے کنارہ کش ہوجائیں اور ہر اس سبب سے دور رہیں جو آپ کو اس سے معلق کرنے کا باعث ہو مثلا اس

سے بات چیت کرنا یا پھر وہ آپ کے گھر آ کر ملاقاتیں کرے ، یہ سب کچھ حرام ہے یا پھر اس میں شک وشبہ بھی پیدا ہو سکتا ہے ۔

جیسا کہ آپ نے ذکر بھی کیا ہے کہ وہ شخص بہت ہی دیندار ہے اس لیے اسے بھی یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس جیسے معاملات سے پرہیز کرے تا کہ شیطان کو داخل ہونے کا موقع نہ مل سکے ۔

اور جو کچھ اس نے آپ کی یتیم بچی سے حسن سلوک کیا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اسے اس کا اجر وثواب عطا فرمائے ، لیکن اس سے یہ لازم نہں ہوتا کہ وہ اس سے کسی ممنوع کام میں نہ پڑ جائے مثلا آپ کے پاس آنا اور ملاقات کرنا اور آپ کے پاس کوئی محرم بھی نہیں صرف آپ کی بیٹی ہی ہوتی ہے جس کی موجودگی میں آپ سے حرام خلوت جائز نہیں ہو جاتی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس خلوت سے بچنے کا کہا ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(کوئی بھی مرد کسی عورت سے خلوت نہ کرے کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے) مسند احمد ، سنن ترمذی حدیث نمبر (2091) دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (2546) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (2986) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

اور آپ کی یہ امید کہ اس شخص سے شادی کرنے میں خیر و بھلائی اور بہتری ہے ، ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ آپ کی یہ امید مندرجہ ذیل امور بجا لانے سے ان شاء اللہ بر آئے گی :

1. صلاۃ استخارہ کثرت سے ادا کریں تا کہ اللہ سبحانہ وتعالی آپ کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی آپ کے لیے آسان کر دے ، استخارہ کی کیفیت اور تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2217) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

2. اوپر جن اشیاء سے بچنے کا اشارہ کیا گیا ہے ان سے دور رہا جائے تا کہ کسی غیر محرم شخص سے تعلق پیدا نہ ہو ، اور بندے کو اپنا مطلوب اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہو اور اللہ تعالی کی اطاعت کرتا رہے ۔

3. سوال میں جس محبت کا ذکر کیا گیا ہے اس کی حدت میں کمی کرنے کی کوشش تا کہ آپ اس کے خطرات کا ادراک کرتے ہوئے اس سے نکل سکیں ، اور اپنے دل میں اللہ تعالی کا لگاؤ پیدا کریں ، اور اس کے ساتھ ساتھ کلام اللہ میں غور وتدبر کریں جسے حفظ کرنے کی آپ کو توفیق ملی ہے ۔

4. اپنے والد کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ ساتھ والد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں ، ایسا کرنے سے ہو سکتا ہے اس کا دل نرم ہو اور وہ آپ کی سعادت اور خوشی کو مد نظر رکھتا ہوا اسے پورا کر سکے ۔

5. اس شخص کے گھر والوں سے معذرت کریں اور ان سے ایسا سلوک کریں جس سے آپ کے اس فعل پر ندامت کا اظہار ہوتا ہو ہو سکتا اللہ تعالی کے حکم سے انہیں یہ شادی قبول ہو جائے اور پھر اسی وجہ سے آپ کے والد بھی اس شادی پر رضامندی کا اظہار کر دیں ۔

6. اپنے آپ کو اللہ تعالی کی رضا پر راضی ہونے کے لیے تیار کریں ، اگرچہ وہ چیز آپ کو ناپسند بھی ہو لیکن اللہ تعالی کی تقدیر پر راضی ہونا چاہیں مثلا بالکل شادی ہو ہی نہ ، اللہ تعالی کی تقدیر پر راضی ہونے پر اپنے آپ کو تیار کرنے سے یہ فائدہ ہو گا کہ جب انسان کے سامنے وہ چیز آئے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ اس صدمے ہو آسانی سے قبول کر لیتا ہے ، اور اگر وہ اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو انسان کے ایمان کے ضائع ہونے یا پھر اس میں کمزوری کا خدشہ رہتا ہے ، یا پھر وہ اللہ تعالی اور اس کی حکمت کے بارہ میں غلط قسم کے خیالات رکھنے

لگتا ہے۔

7. اللہ تعالی نے آپ کو جو بچی عطا کی ہے اس یتیم بچی کی اسلامی پرورش کرنے کی حرص رکھیں ، اوراس سے حسن سلوک سے پیش آئیں ، کیونکہ یتیم کی پرورش اور کفالت کرنے میں عظیم اجر وثواب ہے ، جس کی بنا پر ہوسکتا ہے آپ کو برکت حاصل ہو اور وقت میں بھی برکت ملے اور اسی طرح باقی معاملات میں بھی اللہ تعالی کی توفیق شامل حال رہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں وہ آپ پر اپنی بے شمار نعمتیں پوری کرے ، اور آپ کے دل میں ایمان کو ثابت قدم کرے ، اور ہر قسم کی بھلائی وخیر کی توفیق عطا کرے ، اور اگر آپ دونوں کے لیے اس شادی میں خیر ہے تو اس میں آسانی پیدا فرمائے ۔

اور ہمیں اور آپ سب کو صراط مستقیم کی ھدایت نصیب فرمائے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

31119